سوال

(380) مسبوق (جس سے باجماعت نماز مکمل یا اس کا کچھ حصہ نکل چکا ہو) کی امامت کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص امام اور نمازیوں کے سلام پھیرنے کے بعد مسجد میں داخل ہوا اور اس نے ایک مسبوق شخص کو دیکھا جو اپنی باقی نماز پوری کر رہا ہے۔ تو یہ اس کے ایک جانب کھڑا ہوگیا۔ تاکہ مسبوق کو امام بنا کر جماعت کا ثواب حاصل کرسکے تو کیا یہ اس کے لئے جائز ہوگا۔ یا مسبوق اس کا امام نہیں بن سکتا۔؟ کیا اس شخص نے مسبوق کے ساتھ جو نماز ادا کی وہ صحیح ہوگی؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب مسبوق مسجد میں داخل ہوا اور لوگ نماز پڑھ چکے ہوں۔ اور دوسرا مسبوق اپنی باقی نماز ادا کر رہا ہو تو اس کے لئے جائز ہے۔ کہ مسبوق کے دایئں جانب کھڑا ہو کر جماعت کی نیت سے ثواب حاصل کرنے کی نیت سے نماز ادا کرے۔ مسبوق کو امامت کی نیت کر لینی چاہیے علماء کے صحیح قول کے مطابق اس میں کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح اگر کوئی شخص تن تنہا نماز پڑھ رہا ہو تو یہ اس کے ساتھ شامل ہو کر نماز ادا کرسکتا ہے۔ اس کے دایئں جانب کھڑا ہو جائے۔ اور جب مسبوق سلام پھیر دے یا وہ شخص جو تنہا نماز پڑھ رہا تھا۔ سلام پھیر دے تو یہ کھڑا ہو کر اپنی باقی نماز کو پورا کرلے۔ ان دلائل کے عموم سے اس کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ جو نماز باجماعت ادا کرنے کی فضیلت پر دلالت کرتے ہیں۔ اور جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جو نماز ختم ہونے کے بعد مسجد میں داخل ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''کوئی ہے جو اس پر صدقہ کرے اور اس کے ساتھ نماز پڑھے (یعنی اسے جماعت سے نماز پڑھا دے)''(شیخ ابن بازؒ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ : جلد1

صفحہ نمبر 353

محدث فتویٰ